

چاہیے۔

۳۔ تنقید کا لہجہ اور زبان دونوں ایسے ہونے چاہئیں جن سے ہر سننے والے کو محسوس ہو کہ آپ فی الواقع اصلاح چاہتے ہیں۔

۴۔ تنقید کے لیے زبان کھولنے سے پہلے یہ اطمینان کر لیجیے کہ آپ کے اعتراض کی کوئی بنیاد واقعہ میں موجود ہے۔ بلا تحقیق کسی کے خلاف کچھ کہنا ایک گناہ ہے۔ جس سے فساد رونما ہوتا ہے۔

۵۔ جس شخص پر تنقید کی جائے اسے قتل کے ساتھ بات سنی چاہیے۔ انصاف کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔ جو بات حق ہو اسے سیدھی طرح مان لینا چاہیے۔ اور جو بات غلط ہو اس کی بدلائل تردید کردہنی چاہیے۔ تنقید من کر طیش میں آجانا کبر اور غرور نفس کی علامت ہے۔

۶۔ تنقید اور جواب تنقید اور جواب الجواب کا سلسلہ بلا نہایت نہیں چلنا چاہیے کہ وہ ایک مستقل رد و مکد بن کر رہ جائے۔ بات صرف اس وقت تک ہونی چاہیے جب تک دونوں کے مختلف پہلو وضاحت کے ساتھ سامنے نہ آجائیں۔ اس کے بعد اگر معاملہ صاف نہ ہو تو گفتگو ملتوی کر دیجئے تاکہ فریقین ٹھنڈے دل سے اپنی اپنی جگہ غور کر سکیں۔

ان حدود کو ملحوظ رکھ کر جو تنقید کی جائے وہ نہ صرف یہ کہ مفید ہے بلکہ اجتماعی زندگی کو درست رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی تنظیم زیادہ دیر تک صحیح راستے پر گامزن نہیں رہ سکتی۔ اس تنقید سے کسی کو بھی ہلا تر نہ ہونا چاہیے۔ میں اس کو جماعت کی صحت برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جس روز خدا نخواستہ ہمارے یہاں اس کا دروازہ بند ہوا اسی روز ہمارے بگاڑ کا دروازہ کھل جائے گا۔

جلد ۸۸ کا شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۹۳ء عدد ۳۴ اکٹھا شائع کیا جا رہا ہے۔ آئندہ ترجمان القرآن کی نئی جلد کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۹۳ء میں شائع ہو گا۔

(ادارہ)